میزان

وخير جليس في الزمان كتاب

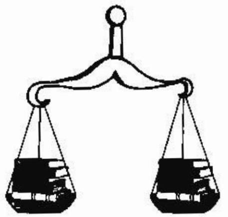

تبصرۂ کتب

نام کتاب: الموسوعۃ القضائیۃ (عربی/اردو ترجمہ)
ترتیب وپیشکش: ریسرچ کمیٹی (لجنۃ البحث) فلاح فاؤنڈیشن (مؤسسۃ الفلاح) پاکستان
تقسیم کار: کتاب سرائے، پہلی منزل، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور
صفحات: عربی ایڈیشن ۵۷۱، اردو ایڈیشن ۵۵۹
قیمت: عربی ایڈیشن ۳۰۰ر روپے۔ اردو ایڈیشن ۲۵۰ر روپے
تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد، کراچی

زیر نظر کتاب الموسوعۃ القضائیۃ (عربی) اور اسی نام سے اس کا اردو ترجمہ دو الگ الگ مجلدات میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا مقدمہ ادارے کے ناظم اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر جناب جسٹس (ر) خلیل الرحمان خان صاحب نے تحریر فرمایا ہے، جس میں نہ صرف یہ کہ عدل و انصاف کی معاشرتی اہمیت، نفاذِ عدل میں عدالتوں کا کردار اور قانونی فقہی عدالتی فیصلوں پر مشتمل تحریری سرمائے کی نشاندہی کی گئی ہے بلکہ اس کی تحقیقی اور قانونی اسلوب میں از سر نو ترتیب وتدوین کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ادارے کے عزائم بہت بلند ہیں، وہ تمام دنیا میں مراکش سے انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی اسلامی عدالتوں کے فیصلوں کو بھی منضبط کرنا چاہتا ہے، جو گذشتہ صدیوں میں صادر ہوئے، یہ بجائے خود عظیم الشان ورثہ ہے ''جو گوشۂ خمول میں پڑا ہے اور کسی نے ان ہزاروں لاکھوں فیصلوں کو کسی موزوں اور مناسب علمی ترتیب کے ساتھ جمع کرکے کسی دائرۃ المعارف کی شکل نہیں دی ہے'' (دیباچہ) ظاہر ہے یہ ایک بہت بڑا علمی منصوبہ ہے جس کی تکمیل کا ارادہ بہت نیک اور مبارک ہے۔ یہ عظیم الشان منصوبہ انتھک محنت اور بے پناہ مالی وسائل کا متقاضی ہے اور فی الفور تکمیل پذیر

نہیں ہوسکتا چنانچہ ناظم ادارہ رقم طراز ہیں: ''اس موسوعے میں ہمارے پیش نظر تو گذشتہ چودہ صدیوں میں عالم السلام کی تمام عدالتوں کے فیصلوں اور نظائر کی جمع و ترتیب ہے مگر مرحلۂ اول میں ہم اقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کریں گے۔ قرآن مجید کے احکام کے مطابق یہی دو مرحلے ہیں جس میں حزم و احتیاط کے ساتھ ان تمام نظائر کو جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس موسوعے کی یہ جلد اقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ (دیباچہ صفحہ ۸،۷) گویا زیرتبصرہ کتاب زیر بحث منصوبے کی پہلی جلد ہے، اگرچہ عربی یا اردو ایڈیشن میں سرورق پر یہ تصریح موجود نہیں ہے۔

گذشتہ چودہ صدیوں میں اسلامی عدالتوں کے فیصلوں کی ترتیب و تدوین کے عظیم الشان سلسلۂ مطبوعات میں ظاہر ہے تاریخی اور منطقی ترتیب دونوں لحاظ سے آغاز عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کیا جانا بہت مناسب ہے۔ اس سلسلے میں یہ ضروری علمی تحقیقی تقاضا تھا کہ موجودہ پیشکش سے پہلے گذشتہ صدیوں میں جو کام ہوچکا ہے اس کا جائزہ لیا جائے، چنانچہ دیباچے میں جناب ناظم ادارہ نے ایسا ہی کیا اور یہ نشاندہی فرمائی ہے کہ اس سلسلے کی پہلی باقاعدہ اور مستند کوشش اور کام ابن الطلاع الاندلسی (م ۴۹۷ھ) کی ''اقضیۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کی شکل میں سامنے آیا جو محرم ۱۳۴۲ھ میں قاہرہ کے مطبع دار احیاء الکتب العربیہ سے اشاعت ہوئی۔ البتہ جسٹس صاحب کے نزدیک اس میں یہ کمی رہ گئی تھی کہ، ۱۔ اسے متنی تحقیق کے اصول کے مطابق مرتب نہیں کیا گیا، ۲۔ آثار احادیث کی تخریج نہیں کی گئی، ۳۔ آئمہ کے درمیان فقہی اختلافات کی نشاندہی اور ان کے دلائل بیان نہیں کیے گئے نیز، ۴۔ ترتیب فقہی ہونے کے باوجود افادیت سے خالی کہ دورِ جدید میں عدالتوں کے لئے بطور نظائر مفید مطلب نہیں (دیکھئے دیباچہ ص ۵) جناب موصوف نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ ابن الطلاع الاندلسی کی کاوش پر ایک تحقیقی مقالہ جامعۃ الازہر میں ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی نے پیش کیا جو شائع بھی ہوا۔ (اس کا اردو ترجمہ ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور سے شائع ہوچکا ہے) اس کے بارے میں بھی جسٹس صاحب کا تبصرہ یہ ہے کہ ''یہ بابرکت ذخیرہ بھی اس فنی اسلوب اور قانونی تکنیک کے مطابق مرتب نہیں ہوا، جو اسلوب آج کی عدالتوں میں پیش کئے جانے والے جدید فیصلوں میں موجود ہے''۔ (دیباچہ ص ۲)

ابن الطلاع الاندلسی کے بعد بھی شیخ ظہیر الدین مرغینانی حنفی (م ۵۰۱ھ) کا تذکرہ، امام بخاری کا مخطوطہ اقضیۃ الصحابۃ والتابعین (جس کی تمام مجلدات دستیاب ہوگئی ہیں)۔ جامعہ امام محمد، ریاض میں داخل کیا جانے والا ڈاکٹریٹ کا مقالہ القضاء فی عہد عمر بن الخطابؓ، اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ایم اے کا مقالہ الاقضیۃ الجنائیۃ فی عہد النبی ﷺ والخلفاء الراشدین وغیرہ کے بارے میں مجموعی

رائے یہی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک یا سب مل کر بھی اس ضرورت کا احاطہ نہیں کرتے جو بقول جسٹس صاحب اس نوعیت کے ذخائر سے مطلوب ہے، موصوف کو اس بات پر حیرت ہے کہ عہد بہ عہد مسلمانوں کا عظیم الشان عدالتی نظام قائم رہا مگر ان فیصلوں کے متون ہمیں کسی نظم اور ضبط کے ساتھ جمع و ترتیب کے ساتھ نہیں ملتے۔ (دیباچہ ص ۴) ابن الطلاع الاندلسی کے مجموعۂ قضایا میں دیباچے کے مطابق مختلف عنوانات کے ۸۰ فیصلے پائے جاتے ہیں جبکہ فاضل محقق ڈاکٹر اعظمی نے ''مستدرکات'' کے عنوانات کے تحت ایک سو بتیس اقضیہ کی تعداد کا اضافہ کیا (ایضاً ص ۵) آگے چل کر ناظم ادارہ رقم طراز ہیں کہ ''ہمیں اعتراف ہے کہ ہر عہد میں محدثین اور نامور فقہا اور قضاۃ نے اس ضمن میں شاندار روایات قائم کی ہیں اور انھیں مراجع مصادر کی برکت ہے کہ ہم ان کی مدد سے خالصۃ کتاب و سنت پر مبنی اقضیہ کی تفصیلات کو جمع کرنے کا ایک عظیم داعیہ محسوس کرتے ہیں''۔ (ایضاً ٦)

دیباچے میں اقضیۃ الرسول ﷺ کے سلسلے میں اردو زبان میں ہونے والے کام اور مطبوعات کا خاطر خواہ جائزہ نہیں لیا گیا اور اردو میں چھوٹی بڑی جو کتابیں شائع ہو چکی ہیں زیر بحث نہیں لائی گئیں۔ یہاں خاص طور پر ماہنامہ نقوش لاہور کے معرکۃ الآرا رسول نمبر کا حوالہ ناگریز معلوم ہوتا ہے جس میں ''دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے'' کے عنوان سے پروفیسر فیض اللہ منصور کا طویل مقالہ (نقوش رسول نمبر شمارہ ۱۳۰۔ جنوری ۱۹۸۴ ص ۴۸۱ تا ۵۹۹ کل صفحات: ۱۱۸) شامل ہے یہ وقیع مقالہ زیر تبصرہ کتاب کے مواد اور موضوع بحث سے نہ صرف یہ کہ مماثلت رکھتا ہے بلکہ تقدیم زمانی بھی رکھتا ہے، اس میں ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے باب کا عنوان ہے پھر متعلقہ قرآنی آیات کا اندراج ہے پھر متعلقہ اصولی باتوں پر مشتمل فرمانِ نبوی مذکور ہیں اور پھر حضور سید الکونین ﷺ کے فیصلے کے ضمن میں واقعات، حالات، پس منظر، اور روایات مندرج کرنے کے بعد مستنبط و ماخوذ احکام بطور خلاصہ دیئے گئے ہیں اور پھر راوی اور مآخذ (کتاب احادیث و آثار) کا حوالہ درج ہے۔

بہر حال ''الموسوعۃ القضائیۃ'' کی مجلّات بڑی آن بان کے ساتھ منصۂ شہود پر آئیں، قرآن کی آیت: وَاِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ (سورۂ نساء، آیت ۵۸) زیب محراب ہے، الموسوعۃ القضائیۃ سرعنوان ہے اور زیر عنوان تصریح ہے کہ موسوعۃ الاحکام الصادرۃ من المحاکم الاسلامیۃ اسلامی عدالتوں کے فیصلوں پر مبنی انسائیکلوپیڈیا۔

دیباچے کے بعد ابتدائی فصل کے طور پر ایک مضمون ''اسلام کا عدالتی نظام'' شامل کیا گیا ہے جو ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ اس کے بعد ۵۴، ۵۵ سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔

اصل کتاب سات موضوعات پر مشتمل ہے یعنی ۱۔کتاب الحدود، ۲۔کتاب الجہاد، ۳۔کتاب النکاح، ۴۔کتاب الطلاق، ۵۔کتاب الاقضیۃ، ۶۔کتاب الہبۃ والوصایا، ۷۔کتاب الفرائض۔ ہر کتاب میں مختلف ابواب ہیں اور ہر باب میں آپ ﷺ کے فیصلے مذکور ہیں اور قضایا کی مجموعی تعداد ۳۵۳ ہے۔ ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ ہر کتاب کا آغاز باب سے ہوتا ہے، باب کی بسم اللہ ایک عنوان سے ہوتی ہے زیر عنوان احکامات نُجماً ''نجماً'' دیئے گئے ہیں اور پھر دلائل کے تحت احادیث آخری راوی کے حوالے سے مذکور ہیں۔ حواشی اور حوالے ہر صفحے کے نیچے نمبروں کی ترتیب سے دیئے گئے ہیں، یہی ترتیب و تسلسل پوری کتاب میں پایا جاتا ہے، جب کہ آخری دو صفحات میں مصادر و مراجع کی ایک نہایت مختصر فہرست دی گئی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب طباعت اور ظاہری گیٹ اپ میں شاندار ہے، اپنے موضوع بحث کے اعتبار سے قابل قدر اور وقت کی ضرورت ہے، البتہ چونکہ منصوبہ بہت بڑا ہے اور الموسوعۃ القضائیۃ العالمیہ تک ممتد ہے، علاوہ ازیں آئندہ چونکہ اسلامی عدالتوں کے فیصلوں کی تدوین و ترتیب پیش نظر ہے چنانچہ موجودہ جلد کے بارے میں ''اسلامی عدالتوں کے فیصلوں پر مبنی انسائیکلو پیڈیا'' کا عنوان زیادہ مطابقت کا حامل نہیں ہے۔ ایک طرف تو اس کی ترتیب و پیش کش ایسی ہے کہ یہ دراصل مخصوص موضوعات پر احادیث کا مجموعہ ہے اور ان احادیث سے جو احکام ماخوذ و مستنبط ہوتے ہیں ان کو لازماً عدالت نبوی کا فیصلہ قرار دینا مختلف فیہ ہوسکتا ہے، احادیث مندرجہ کی رو سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تو کسی ایک مسئلے کے بارے میں تھا، لیکن حدیث کی تفصیلات کے پیش نظر مختلف مسائل و احکام کا استنباط کرلیا گیا، جن کو تکنیکی اعتبار سے عدالتی فیصلے کے بجائے تفقہ فی الدین یا اجتہاد بالسنۃ کہا جا سکتا ہے، علاوہ ازیں عنوان کے فوراً بعد احکامات (جمع الجمع غیر ضروری، احکام کافی ہے جیسا کہ عربی متن میں ہے) اگر احادیث کے بعد احکامات لائے جاتے تو زیادہ مناسب تھا، کیونکہ ان کی حیثیت عدالتی نظائر یا فیصلوں کی نہیں ہے، تدبر تفہم اور تفقہ کی ہے، عربی متن سے اردو ترجمہ (جستہ جستہ تقابل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے) کرتے ہوئے اختصار سے کام لیا گیا ہے اور ''احکامات'' کی تعداد ''احکام'' سے کم کردی گئی ہے یا صرف مفہوم لیا گیا ہے لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا، کمپوزنگ، پروف، طباعت کی اغلاط، اعراب کی غلطیاں، نامکمل حوالے بھی کافی توجہ چاہتے ہیں۔

ناظم ادارہ کی طرف سے عدالتی فیصلوں کی جمع و ترتیب پر بار بار زور دیا گیا ہے اور تدوین میں فن اسلوب اور قانونی تکنیک کو ناگزیر قرار دیا ہے، فیصلے کے متون میں نظم و ضبط، نیز قانونی فقہی اور عدالتی تفصیلات میں کسی منہج اور طریق کی ضرورت بھی بیان کی گئی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ دیباچے میں عدالتی نظام، عدالتی امور اور عدالتی فیصلوں کی نوعیت، طریق کار اور عہد جدید میں مقدمات داخل عدالت کئے جانے سے

لے کر فیصلہ سنانے تک کی صورت حال، انصاف رسانی کی دستیاب سہولیات اورعوام الناس کی مشکلات، مدعی مدعاعلیہ، وکلا، گواہوں کا کردار، پرشکوہ عمارات اورغیر منصفانہ فیصلوں کا تناسب واضح کیا جاتا۔

زیرنظر کتاب میں زیر بحث موضوعات اگرچہ اہم ہیں، لیکن کافی وشافی نہیں ہیں، عدالتی فیصلوں کے حوالے سے کتاب الشہادۃ، کتاب الوکالہ، کتاب الدعویٰ، کتاب الغصب، کتاب الوقف، کتاب المزارعۃ، کتاب البیوع وغیرہ عنوانات کی ضرورت تھی۔

دیباچہ میں ابن الطلاع الاندلسی کی کتاب کے ضمن میں جن امور کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے (دیباچہ ص ۵) عجیب اتفاق ہے کہ وہ کسر یہاں بھی رہ گئی۔ ان پانچ باتوں پر مستزاد مراجع اور مصادر کی سرسری فہرست اور نامکمل حوالے بھی ہیں۔ اصل میں جتنی معیاری چیز ہے اہتمام بھی اسی قدر درکار ہے کہ ''جن کے رتبے ہیں سوا ان کی سوا مشکل ہے''۔

نام کتاب: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ: اہلیہ ڈاکٹر سہراب نور

صفحات: ۵۲۴

قیمت: درج نہیں

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی،

تبصرہ نگار: ڈاکٹر عبدالحئی ابڑو، (اسلام آباد)

مؤلفہ نے یہ کتاب مرتب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کے لامتناہی سلسلے میں جگہ پالی ہے، کتاب کی تالیف کی وجہ بقول مؤلفہ یہ ہے کہ ''ایک ایسی کتاب سیرت مبارکہ پر مرتب کی جائے جس کا مطالعہ عام مسلمانوں اور کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے آسان ہو''۔ کتاب کا مواد سیرت کے اردو میں دستیاب، مآخذ اور کتب سے جمع کیا گیا ہے، اور بڑی حد تک اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ واقعات مستند ہوں اور ہر بات باحوالہ بیان کی جائے۔ البتہ مآخذ کے حوالہ جات میں تحقیق کے مروّجہ معیار اور اسلوب کو مدنظر رکھا جاتا تو کتاب کی افادیت اور استنادی حیثیت دو چند ہو جاتی۔

حروف خوانی پر خاصی توجہ دی گئی ہے، اس لئے خاص طور پر اردو عبارت میں اغلاط نہ ہونے کے برابر ہیں، البتہ عربی عبارتوں اور جابجا دیئے گئے صلاۃ وسلام اور درود شریف کے صیغوں میں الفاظ و